سورة آل عمران

آيات ۹۳ - ۸٦

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ
الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ
اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ
لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۙ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا ۫ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ
اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّ مَا لَهُمْ
مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ۵ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ
عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۳﴾

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب -(۹ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
امتِ مسلمہ سے خطاب
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ - کیونکر ہدایت دے گا اللہ

قَوْمًا كَفَرُوْا - ایسی قوم کو جس نے کفر کیا

بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ - اپنے ایمان کے بعد

وَ شَهِدُوْٓا - اس حال میں کہ انہوں نے گواہی دی

اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ - کہ یہ رسول ﷺ برحق ہیں

وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ - اور آئیں ان کے پاس واضح (نشانیاں)

وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي - اور اللہ ہدایت نہیں دیتا

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ - ظلم کرنے والی قوم کو

كيف - کلمہ استفہامیہ (کیا، کیسے، کیونکر)

جَاءَ يَجِيءُ ، جَيئاً
آنا، آچکنا

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ
جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ اُن لوگوں کو ہدایت بخشے جنہوں نے نعمت ایمان پا لینے کے بعد پھر کفر اختیار کیا حالانکہ وہ خود اس بات پر گواہی دے چکے ہیں کہ یہ رسول حق پر ہے اور ان کے پاس روشن نشانیاں بھی آچکی ہیں اللہ ظالموں کو تو ہدایت نہیں دیا کرتا

How shall Allah Guide those who reject Faith after they accepted it and bore witness that the Messenger was true and that Clear Signs had come unto them? but Allah guides not a people unjust.

كَيۡفَ يَهۡدِي ٱللَّهُ قَوۡمٗا كَفَرُواْ بَعۡدَ إِيمَٰنِهِمۡ وَشَهِدُوٓاْ أَنَّ ٱلرَّسُولَ حَقّٞ وَجَآءَهُمُ ٱلۡبَيِّنَٰتُۚ وَٱللَّهُ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٨٦﴾

اسلام کی حقانیت کی گواہی دینے کے بعد کفر کرنا

- یہاں قوم سے مراد اہل کتاب اور خصوصاً یہود ہیں کہ جس قوم نے خود ہدایت کے دروازے اپنے اوپر کوشش کرکے بند کردیئے ہوں اس کے لیے اسلام کی راہ کس طرح کھل سکتی ہے !
- اس بات کو اللہ نے کئی بار بیان فرمایا کہ اس وقت موجود قوم یہود اور خصوصاً یہودی علما یہ جان چکے تھے اور ان کی زبانوں تک سے اس امر کی شہادت ادا ہوچکی تھی کہ آپؐ نبی برحق ہیں اور جو تعلیم آپؐ لائے ہیں وہ وہی تعلیم ہے جو پچھلے انبیاء لاتے رہے ہیں۔ ان کی وہ نشانیاں جو ان پر ظاہر ہوئی ہیں وہ اس قدر واضح ہیں کہ ان کی صداقت پر ان کے دل گواہی دیتے ہیں لیکن محض ضد، تعصب اور حسد کے سبب سے اس کو جھٹلاتے ہیں۔
- اس جرم کا ارتکاب انہوں نے انفرادی طور پر نہیں بلکہ بحیثیتِ قوم کیا

فطرت افراد سے اغماض بھی کرلیتی ہے مگر کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

- حق کو جان لینے کے بعد، حق سے انحراف (مرتدین کا زمرہ) - ایسے لوگوں کی ہدایت سے محرومی، اللہ کی سنت — کہ یہ خود اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ اَنَّ عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةَ اللّٰهِ وَ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ - یہ لوگ ہیں جن کا بدلہ ہے

اَنَّ عَلَيۡهِمۡ - کہ ان پر ہے

لَعۡنَةَ اللّٰهِ -اللہ کی لعنت

وَ الۡمَلٰٓئِكَةِ - اور فرشتوں کی

وَ النَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ -اور تمام لوگوں کی

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا - ہمیشہ رہنے والے ہیں اس میں

لَا يُخَفَّفُ - نہ ہلکا کیا جائے گا

عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ - ان سے عذاب

وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ - اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی

خفَّفَ يُخفِّف ، تَخْفِيفًا - ہلکا کرنا، کم کرنا (II)

أَنْظَرَ يُنْظِرُ ، إِنْظَارًا (IV)
مہلت دینا، ڈھیل دینا

اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡا ۛ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۸۹﴾

اِلَّا الَّذِيۡنَ - سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے

تَابُوۡا - توبہ کی

مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ - اس کے بعد سے

وَاَصۡلَحُوۡا - اور اصلاح کی

أصْلَحَ من يُصْلِحُ ، إصْلَاحًا اصلاح کرنا (IV)

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو یقیناً اللہ

غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ - بے انتہا بخشنے والا ہے ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

أُولَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ أَنَّ عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةَ ٱللَّهِ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلنَّاسِ أَجۡمَعِينَ ٨٧ خَٰلِدِينَ
فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ ٱلۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنظَرُونَ ٨٨ إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ مِنۢ بَعۡدِ
ذَٰلِكَ وَأَصۡلَحُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٞ رَّحِيمٌ ٨٩

ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہو۔ اِسی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے، نہ ان کی سزا میں تخفیف ہوگی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ البتہ وہ لوگ بچ جائیں گے جو اِس کے بعد توبہ کر کے اپنے طرز عمل کی اصلاح کرلیں، اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

Of such the reward is that on them (rests) the curse of Allah, of His angels, and of all mankind; In that will they dwell; nor will their penalty be lightened, nor respite be (their lot); Except for those that repent (Even) after that, and make amends; for verily Allah is Oft-Forgiving, Most Merciful.

أُولَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ أَنَّ عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةَ ٱللَّهِ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلنَّاسِ أَجۡمَعِينَ ۝٨٧ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ ٱلۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنظَرُونَ

ایمان اور ہدایت کے واضح دلائل کے بعد کفر کی طرف لوٹ جانے والوں کی جزاء

- یہ عمل ارتداد کی برابری کا عمل ہے اور اللہ کی شدید ناراضی کا باعث ہے اس لیے کہ عقل، ہوش و ہواس اور پہلے سے موجود اللہ کے احکام کی مدد سے اگر کوئی حق کو پہچان لے اور پھر اللہ کے رسول، اس کی کتاب اور اور اس کے بھیجے ہوئے دین کی تکذیب کرے اور اسے ماننے سے انکار کردے تو یہ اللہ اور اس کی اتھارٹی کو نہ ماننا، اور انسانی ہٹ دھرمی کی انتہا ہے۔ اس کی سزا بھی انتہائی سخت:

← ان پر اللہ کے لعنت، فرشتوں کی لعنت اور لوگوں کی لعنت

اس دنیا اور پھر آخرت میں اللہ کی رحمت سے دوری۔ اس قسم کی انسانی بداعمالی پر فرشتوں کے ردِ عمل کا تذکرہ بھی کہ وہ بھی ان کے بد دعائیں کرتے ہیں۔ انسانوں سے مراد ایمان والے ہیں

← ان کے لیے ہمیشہ کی لعنت اور نا قابل تخفیف عذاب - نہ انہیں مہلت دی جائے گی

- جو لوگ اپنی زندگی میں ہی اپنے اس طرز عمل کی اصلاح کرلیں (نبی اکرم ﷺ اور آپؐ کی لائی ہو تعلیمات پر ایمان لے آئیں)۔ تو اللہ معاف کرنے والا ہے۔ اصلاح کے بغیر توبہ بے اثر ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ - بیشک جن لوگوں نے

کَفَرُوْا - کفر کیا

بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ - اپنے ایمان کے بعد

ثُمَّ ازْدَادُوْا - پھر وہ زیادہ ہوئے

کُفْرًا - بلحاظ کفر

(ز ي د)

اِزْدَادَ یَزْدَادُ ، اِزْدِیَادًا - زیادہ ہونا، بڑھنا (VIII)

اصل میں اِزْتَادُو تھا "تا" " دال" میں تبدیل کیا گیا تو "اِزْدَادُوْا " بنا

لَّنْ تُقْبَلَ - ہر گز قبول نہیں کی جائے گی

لَن - نفی تاکید

تَوْبَتُهُمْ - ان کی توبہ

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ - اور وہ ہی گمراہ ہونے والے ہیں

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بَعۡدَ اِیۡمَانِہِمۡ ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا لَّنۡ تُقۡبَلَ تَوۡبَتُہُمۡ ۚ وَ
اُولٰٓئِکَ ہُمُ الضَّآلُّوۡنَ ﴿۹۰﴾

مگر جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا، پھر اپنے کفر میں بڑھتے
چلے گئے ان کی توبہ بھی قبول نہ ہوگی، ایسے لوگ تو پکے گمراہ ہیں

But those who reject Faith after they accepted it, and then go on adding to their defiance of Faith,- never will their repentance be accepted; for they are those who have (of set purpose) gone astray.

محمد اقبال

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝٩٠

کفر پہ اصرار کرنے والوں (مرتدین) کی توبہ بھی قبول نہیں

- یہ ان لوگوں کا بیان ہے جن کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی
- اسلوب سے عیاں ہے کہ " انّ الذین " سے مراد وہ مرتد ہیں جو توبہ کرنے کے بعد دوبارہ کافر ہو جائیں
- انکار کرنے والوں کا کفر میں زیادہ ہونا (کفر پر مصرّ رہنا) ان کی توبہ کے قبول نہ ہونے کا موجب ہے
- انہوں نے صرف انکار ہی پر بس نہ کی بلکہ عملاً مخالفت و مزاحمت بھی کی، لوگوں کو خدا کے راستہ سے روکنے کی کوشش میں ایڑی چوٹی تک کا زور لگایا، شبہات پیدا کیے، بدگمانیاں پھیلائیں، دلوں میں وسوسے ڈالے، اور بدترین سازشیں اور ریشہ دوانیاں کیں تاکہ نبی کا مشن کسی طرح کامیاب نہ ہونے پائے
- جو زندگی بھر کفر کرتے رہے اور جب موت کی گھڑی آ نمودار ہوئی تو توبہ کرنے لگے ایسے لوگوں کی توبہ میں کوئی خلوص نہیں۔ اس لیے وہ ہر گز قبول نہیں کی جائے گی توبہ وہی قبول کی جاتی ہے جو مخلصانہ ہو اور جس کے پیچھے اصلاح کا جذبہ ہو۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ مَاتُوۡا وَ ہُمۡ کُفَّارٌ فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِہِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَہَبًا وَّ لَوِ افۡتَدٰی بِہٖ ؕ

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا - بیشک جنہوں نے کفر کیا

وَ مَاتُوۡا وَ ہُمۡ کُفَّارٌ - اور وہ مرے اس حال میں کہ وہ کافر (ہی) تھے

فَلَنۡ یُّقۡبَلَ - تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا

مِنۡ اَحَدِہِمۡ - ان کے ایک سے (بھی)

مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ - زمین کے جتنا

مِلْءُ - بھر

مِلْءُ الارض - زمین بھر (وہ مقدار جس سے زمین بھر جائے)

ذَہَبًا - سونا

وَّ لَوِ افۡتَدٰی بِہٖ - اور اگرچہ وہ خود کو چھڑائے دے کر

(ف د ي)

اِفتَدَی یَفْتَدِي ، اِفْتَدَاءً - فدیہ دے کر چھڑانا (VIII)

أُولَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّٰصِرِينَ ﴿٩١﴾

أُولَٰٓئِكَ لَهُمْ - یہ لوگ ہیں جن کے لیے

عَذَابٌ أَلِيمٌ - ایک دردناک عذاب ہے

وَمَا لَهُم -اور جن کے لیے نہیں ہے

مِّن نَّٰصِرِينَ - کوئی بھی مدد کرنے والا

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كُفَّارٌ فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِهِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ
ذَهَبًا وَّلَوِ افۡتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ وَّمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۹۱﴾

یقین رکھو، جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر ہی کی حالت میں جان دی اُن میں سے کوئی اگر اپنے آپ کو سزا سے بچانے کے لیے روئے زمین بھر کر بھی سونا فدیہ میں دے تو اُسے قبول نہ کیا جائے گا ایسے لوگوں کے لیے دردناک سزا تیار ہے اور وہ اپنا کوئی مددگار نہ پائیں گے

As to those who reject Faith, and die rejecting,- never would be accepted from any such as much gold as the earth contains, though they should offer it for ransom. For such is (in store) a penalty grievous, and they will find no helpers.

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ ۗ

کفر کی حالت میں زندگی اور اسی حالت میں موت - عدم رعایت کا باعث

- حیات دنیا کی نعمت کی قدر و قیمت کا ایک خاص پہلو
- ان لوگوں کی بات جنہوں نے اسی شدید ہٹ دھرمی، ضد، عناد اور تکذیب کی روش میں زندگی گزاری اور موت نے بھی انہیں اسی حالت میں آ پکڑا
- فرمایا کہ اگر اس طرح کے لوگ زمین کے برابر سونا بھی اپنے آپ کو عذاب الٰہی سے بچانے کے لیے فدیہ میں دیں تو بھی قبول نہیں ہوگا
- قرآنی اسلوب- ان کی نجات کے عدم امکان کی تعبیر کے لیے اختیار کیا گیا۔ ورنہ قیامت کے روز کو کسی کے پاس بھی فدیہ میں دینے کے لیے کچھ ہوگا، نہ آخرت اس قسم کے لین دین کی کوئی جگہ ہے
- انہی آیات کا مضمون البقرۃ میں بھی- إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ (159) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (160) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (161) خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ (162)

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ۬ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ﴿۹۲﴾

لَنۡ تَنَالُوا - تم لوگ ہر گز نہیں حاصل کروگے

(ن ي ل)

نَالَ يَنَالُ ، نَيۡلاً

پانا، حاصل کرنا، پہنچنا

تَنَالُوا اصل میں تَنَالُوۡن تھا، لَن جب مضارع کے شروع میں آئے تو جمع کا نون گر جاتا ہے (نصب بھی دیتا ہے اور منفی مستقبل کے معنی بھی)

الۡبِرَّ - نیکی کو

حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا - یہاں تک کہ خرچ کرو

مِمَّا تُحِبُّوۡنَ - اس میں سے جو تم لوگ پسند کرتے ہو

وَمَا تُنۡفِقُوۡا - اور جو بھی تم خرچ کروگے

مِنۡ شَىۡءٍ - کسی چیز میں سے

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو یقینا اللہ

بِهٖ عَلِيۡمٌ - اس کو جاننے والا ہے

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۵ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ
عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾

تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (خدا کی راہ میں) خرچ
نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو، اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ اس سے بے
خبر نہ ہوگا

By no means shall ye attain righteousness unless ye give (freely) of that which ye love; and whatever ye give, of a truth Allah knows it well.

محمد اقبال

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ﴿۹۲﴾

نیکی کا حصول ــ انفاق کے تقاضے کے ساتھ مربوط

- البر - ایک خاص سباق وسیاق میں (جس طرح البقرۃ آیت ۱۷۷ میں) وہاں مخاطبین یہود، یہاں نصاریٰ
- نیکی کو حاصل کرنے کے لیے ان حقائق کی آگہی اور ان پر عمل ضروری جو البر (نیکی) کا پیش خیمہ ہیں
- البر کا ترجمہ نیکی کیا جاتا ہے لیکن اس لفظ کی اصلی روح ایفائے عہد اور ادائے حقوق و فرائض ہے۔ وہ حقوق و فرائض اللہ کے ہوں یا بندوں کے اس تقسیم سے ان کی حقیقت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا
- بنی اسرائیل ایفائے عہد اور ادائے حقوق کے معاملے میں تو بالکل صفر تھے لیکن محض چند رسوم کی ظاہر دارانہ پیروی کرکے یہ سمجھتے تھے کہ خدا کی وفاداری میں جو مرتبہ و مقام ان کا ہے وہ کسی کا نہ ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اسی زعم میں وہ اپنے آپ کو حضرت ابراہیم اور دوسرے تمام انبیاء کی وراثت کا تنہا اجارہ دار سمجھتے تھے - قرآن نے یہاں ان کے اسی زعم باطل پر ضرب لگائی
- خدا کی وفاداری کا مقام مجرد خالی خولی دعوؤں اور چند رسموں کے ادا کردینے سے نہیں حاصل ہو جاتا بلکہ اس کے لیے قربانی کی ضرورت ہوتی ہے

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ﴿۹۲﴾

- خدا سے محبت اور وفاداری کا دعویٰ بے بنیاد جب تک تم خدا کی راہ میں اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو
- جس ابراہیمؑ سے انہیں نسبت کا فخر تھا انھوں نے تو راہِ خدا میں کسی چیز کی قربانی دینے سے گریز نہیں کیا
- یہاں مقصود ان کی اس غلط فہمی کو دور کرنا ہے جو وہ "نیکی" کے بارے میں رکھتے تھے۔
- ایک خاص وضع قطع سے دین کا ایک لبادہ اوڑھ کر اس پہ نیکی کی ملمع کاری کر رکھی تھی۔
- اس ظاہر کے نیچے یہودیوں کے بڑے بڑے "دیندار" لوگ تنگ دلی، حرص، بخل، حق پوشی اور حق فروشی کے عیوب چھپائے ہوئے تھے اور رائے عامہ ان کو نیک سمجھتی تھی۔
- انسان کا نیکیوں کو پانے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے انفاق کرے۔
- جو اموال انفاق کرنے والے کے پسندیدہ نہیں ہیں، ان میں سے انفاق کرنا کم قدر و قیمت رکھتا ہے۔
- ایثار کرنا مقام برّ تک پہنچنے کا راستہ
- بنی اسرائیل کا مقام برّ سے محروم ہونا ان کے اپنی پسندیدہ اشیاء سے انفاق نہ کرنے اور دنیا سے دل لگانے کی وجہ سے تھا

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِيۡلُ عَلٰى نَفۡسِهٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰىةُ ؕ

كُلُّ الطَّعَامِ - کھانے کا کُل

كَانَ حِلًّا - حلال تھا

لِّبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ - بنو اسرائیل کے لیے

اِلَّا مَا حَرَّمَ - سوائے اس کے جو حرام کیا

اِسۡرَآءِيۡلُ - اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) نے

عَلٰى نَفۡسِهٖ - اپنے آپ پر

مِنۡ قَبۡلِ - اس سے پہلے

اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰىةُ - کہ اُتاری جاتی تورات

قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۳﴾

قُلْ فَاْتُوْا - آپ کہ دیں تولاؤ تم لوگ

بِالتَّوْرٰىةِ - تورات کو

فَاتْلُوْهَآ - پھر پڑھو اس کو

تَلَا يَتْلُو ، تِلَاوَةً - تلاوت کرنا، پڑھنا، پیچھے پیچھے چلنا

اِنْ كُنْتُمْ - اگر تم ہو

صٰدِقِيْنَ - سچے

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِيۡلُ عَلٰى نَفۡسِهٖ مِنۡ
قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰىةُ ‌ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰىةِ فَاتۡلُوۡهَآ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۹۳﴾

بنی اسرائیل کے لیے (تورات کے نازل ہونے سے) پہلے کھانے کی تمام
چیزیں حلال تھیں بجز ان کے جو یعقوب نے خود اپنے اوپر حرام کر لی تھیں
کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھو (یعنی دلیل پیش کرو)

All food was lawful to the Children of Israel, except what Israel Made unlawful for itself, before the Law (of Moses) was revealed. Say: "Bring ye the Law and study it, if ye be men of truth."

محمد اقبال

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِيۡلُ عَلٰى نَفۡسِهٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰىةُ ؕ

یہود کے ایک اعتراض کا جواب

- یہود کے علماء نے بطور خود جو فقہ بنا رکھی تھی اس میں اونٹ اور خرگوش کا گوشت کھانا حرام تھا جب کہ اسلام میں وہ جائز تھا۔ اب یہود یہ کہتے کہ اسلام اگر خدا کا اتارا ہوا دین ہے تو اس میں بھی حرام و حلال کے مسائل وہی کیوں نہیں جو پچھلے زمانہ میں اتارے ہوئے خدا کے دین میں تھے؟
- حق کی دعوت جب اپنی خالص شکل میں اٹھتی ہے تو ان لوگوں پر اس کی زد پڑنے لگتی ہے جو خدا کے دین کے نام پر اپنا ایک دین عوام میں رائج کیے ہوئے ہوں۔ ایسے لوگ اس کے مخالف ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو دعوت حق سے پھیرنے کے لیے طرح طرح کے اعتراضات نکالتے ہیں
- ان کے ہاں پھر دین کی اساسات پر زور نہیں دیا جاتا بلکہ اس کے بجائے جزئیات دین میں موشگافیوں سے دین داری کا ایک ظاہری ڈھانچہ کھڑا کیا جاتا ہے - ان کے ہاں پھر وہی معتبر دین ٹھہرتا ہے
- یعقوبؑ نے بعض چیزوں سے طبعی کراہت کی بنا پر یا کسی مرض کی بنا پر احتراز فرمایا تھا اور ان کی اولاد نے بعد میں انھیں ممنوع سمجھ لیا۔ اور بنی اسرائیل نے انہیں فقہی دفاتر کا حصہ بنا کر دین بنا ڈالا